## سوال

(108) کیا عقیقہ کے جانور میں قربانی کی شرائط ہیں۔ ؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عقیقہ کے جانور میں قربانی کی شرائط ہیں۔ ؟

حضرت العلام حافظ صاحب ! السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ !

آپ تحریر فرمادیں کہ عقیقہ کا جانور کس عمر کا ہو۔ کسی حدیث سے معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ صاحب سبل السلام نے کہا ہے کہ شرائط اس کے صحیح حدیث ثابت نہیں۔ بالقیاس ہیں۔ (از محمد یوسف خریدار تنظیم اہل حدیث)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مولانا حکیم محمد یوسف صاحب۔ و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاۃ! (مجمع البحار ج3 ص216)

ترجمہ۔ دونوں بکریاں سن میں برابر ہوں۔ جس سے مقصد یہ ہے کہ عقیقہ کا جانور مسنہ ہونا چاہیے۔ اور اقل درجہ یہ ہے کہ دنبہ جزع جیسے قربانی جزع کفایت کرتا ہے۔ دنبہ

چھ 1 سات ماہ کا بھی کافی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ آپس میں برابر ہوں۔ دونوں میں عمر کے لحاظ سے بڑا فرق نہ یا یہ معنی ہے کہ زکواۃ

1۔ جزع کا راجع معنی ایک سال کا ہے۔ جیسا کہ جمہور علماء محدثین اور اصل لغت اور علامہ سندھی حنفی نے حاشیہ ابن ماجہ میں ایک سال کو ترجیح دی ہے۔ اور چھ سال کو مرجوع قرار دیا ہے۔ (سعیدی)

اور قربانی کے جانور کے برابر ہوں۔ اور فا کی فتح کے ساتھ یہ معنی ہو سکتے کہ بعد دیگرے جلدی ذبح کی جائیں۔ ایک کے ذبح کے بعد دوسری کے ذبح کرنے میں تاخیر نہ کی جائے۔ عرب کہتے ہیں۔ کافارجل بین بعیرین پے درپے دو اونٹ ذبح کیے یہ اس وقت کہتے ہیں۔ جب ایک بعد متصل دوسرا اونٹ ذبح کیا جائے۔

اور شرح جامع الاصول میں ہے۔ کہ !مسنہ ہونے میں مساوات مراد ہے۔ یعنی بکریاں ایسی ہوں۔ جو قربانی میں کفایت کرسکیں یعنی ایک مسنہ اور دوسری غیر مسنہ نہ ہو۔

1۔اس سے معلوم ہواکہ مکافتان کے معنی میں اختلاف ہے۔

2۔کوئی کہتا ہے۔کہ قربانی کے جانور کے برابر

3۔کوئی کہتا ہے ایک دوسرے کے برابر

4۔کوئی کہتا ہے قربانی اورزکواۃ کے جانور کے برابر

5۔کوئی کہتا ہے کہ ذبح ہونے میں برابر۔یعنی ایک دوسرے کے متصل ذبح کی جایئں۔

جب اس لفظ کا ایک معنی اور قربانی کے جانور کے برابر ہونا بھی ہے تو ایسے موقع پر احتیاچ اسی میں ہے۔کہ مسنہ اور دانت ذبح کرے۔تاکہ۔اختلاف سے نکل جائے۔بلکہ احتیاط مناسب ہے کہ باقی شرائط کا بھی لحاظ رکھا جائے۔

میرا اپنا عمل اسی پر ہے۔اور ایک سال سے کم کا جانور تو دنبہ کے سوا کسی صورت جائز ہی نہیں کیونکہ حدیث مں شاۃ کا حکم۔بکریوں کی جنس میں چھوٹی عمر کےلئے ''عاق۔عتود'' کا لفظ بولتے ہیں۔

جیسے انسان میں چھوٹی عمر کےلئے ''جارب'ولدہ'صبیہ'' وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔جب بلوغ کا زمانہ آجاتا ہے۔تو صراۃ کا لفظ بولا جاتا ہے۔اور ہمارے محاورے میں عورت کہتے ہیں۔ٹھیک اسی طرح عربی محاورہ میں شاۃ کا لفظ ہے۔اور بکری عموماً سال کے اندر بچہ جننے کے قابل نہیں ہوتی۔پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سال سے کم تو کسی صورت جائز ہی نہیں۔اور قربانی کے جانور کے برابر ہو۔یعنی مسنہ ہو۔اور باقی شرائط قربانی کے جانور کے بھی پائے جایئں۔تو یہ اسلم طریق ہے۔اس میں کسی قسم کا شبہ اور تردد نہیں رہتا۔

حدیث میں ہے۔

درع ما یریبک الی مالا یریبک

یعنی شک والے کام کو چھوڑ کر وہ کام کرو۔جس میں شک نہ ہو۔(تنظیم اہل حدیث لاہور جلد 13 ش 19)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

## جلد 13 ص 211

محدث فتویٰ